حضرت مسیح موعود مخلوق خدا کی ہدایت اور ہمدردی کیلئے بہت حریص تھے

آپ کی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ غیر معمولی رنگ رکھتی تھی

اس تعلیم کو اپنے اعمال پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا کیلئے پیار کا جذبہ پیدا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 فروری 2007ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے حوالے سے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے تحت اس کی مخلوق کیلئے جو آپ کے دل میں جذبہ رحم تھا، اس کی پُر لطف انداز میں تصویر کشی فرمائی۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے یہ خطبہ جمعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگریزی، عربی، فرانسیسی، بنگلہ اور جرمن زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی نہایت مصروف تھی۔ آپ جہاں باوجود مخالفین کی کارروائیوں کے دین کے دفاع میں تن تنہا بذریعہ تقریر و تحریر ساری دنیا سے جنگ کرتے رہے وہاں اپنے اور دوسروں کیلئے اس بات پر بھی کمربستہ رہے کہ مخلوق خدا کیلئے آپ سراپا شفقت بنے رہیں۔ آپ کی سیرت کا یہ پہلو بھی پوری آب و تاب سے چمکا اس لئے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے اور انعاموں سے نوازنے والے خدا کا شکرگزار بندہ بھی بننا چاہتے تھے جس نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ تیرے لئے میں نے اپنی رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں اس رحمت نے روحانی بیماروں کیلئے آپ کے دل میں درد پیدا کیا ہوا تھا وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جسمانی اور مادی ضرورتوں کیلئے بھی آپ دعا اور تدبیر کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے مخلوقِ خدا کی خدمت اور سلوک کے چند ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا جن میں آپ کی بیماروں کے ساتھ ہمدردی، تیمارداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک جیسے پہلوؤں کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سراسر محبت تھی جس سے آپ کا دل بھرا ہوا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کبھی کسی سائل کو رد نہ کرتے تھے بلکہ بعض ضرورت مندوں کا احساس کر کے خود ہی ان کی مدد فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مخلص کو یہ کہہ کر کچھ رقم دی کہ موسم سرما ہے آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہوگی۔ آپ کی عام عادت تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کیلئے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے خیال سے دیتے تھے۔ اس لئے آپ متعدد مرتبہ حاجتمندوں کی ضرورت پوری فرماتے تھے اور اس میں کسی دوست، دشمن یا مذہب کا امتیاز نہ تھا اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کیلئے اور عملی سبق دینے کے واسطے اعلانیہ بھی کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود بچوں کے ساتھ بھی حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف تھے۔ آپ بچوں کی شرارتوں اور شوخیوں پر کبھی غصے میں نہیں آتے تھے اور نہ ہی انہیں مارتے اور جھڑکتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے واقفین ڈاکٹروں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے۔ ان کو ہمیشہ مریضوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے کیونکہ مریض کی آدھی مرض ڈاکٹر کے حسن اخلاق سے پیش آنے کی وجہ سے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی زمینداروں، خاص طور پر سندھ کے زمیندار، تھر کے علاقے کے لوگوں کیلئے اپنے دل میں رحم دلی کا جذبہ پیدا کریں انہیں پوری مزدوری دیا کریں اور جس حد تک ہو سکتا ہے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے۔ یہ بھی اس علاقے میں دعوت الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے انسانوں کے علاوہ جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کے نظارے پیش فرماتے ہوئے چڑیاں پکڑنے والا واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔ آپ جانوروں پر ظلم برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب بچوں نے ایک کتے کو گھر میں بند کر کے مارنا چاہا تو کتے کے شور کرنے پر آپ کو علم ہو گیا۔ آپ ناراض ہوئے اور اس کتے کو آزاد کرا دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بحالت نماز آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش ہوتی تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردزہ سے بیقرار ہو اور اس حالت میں آپ مخلوق خدا کیلئے دعائیں کرتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کیلئے طاعون کے عذاب سے بچنے کیلئے دعا کر رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔ الغرض کہ آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کیلئے بہت زیادہ حریص تھے۔ آپ کی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ آج ہم سب احمدیوں کا فرض ہے کہ آپ کی دعاؤں کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں اور آپ کی دعاؤں سے بھی حصہ لیں۔ آپ کی تعلیم کو اپنے اعمال پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبہ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں اور اپنی استعدادوں کے مطابق اپنی دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ کریں تا کہ جس پیغام کو پھیلانے کیلئے آپ آئے تھے اس میں ہم بھی نحن انصار اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین